سوال

(166)خزانہ حکومت میں رعیت کے ہر فرد کا حق ہے سود کی رقم اگر عطیۂ حکومت قرار پائے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگریہ کاروبار حکومت کے ہاتھ میں ہوتو کیا اس بنیاد پرکہ خزانہ حکومت میں رعیت کے ہر فرد کا حق ہوتا ہے زیر بحث معاملہ میں سود کی رقم عطیہ حکومت قرار پاکر ربوا کے حدود سے خارج ہوسکتی ہے یا نہیں؟اورکیا اس صورت میں یہ معاملہ جائز ہوسکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بنیاد پرکہ خزانہ حکومت میں رعیت کے ہر فرد کا حق ہوتا ہے زیر بحث معاملہ میں سود کی رقم کوحکومت کا عطیہ قرار دینا اوراس طرح سود کی رقم کوربوا شرعی کے حدود سے خارج کرنا اوراخارج سمجھنا غلط ہے ۔

غیر مسلم حکومت کے خزانہ کواسلامی حکومت کے خزانہ (بیت المال) پرقیاس کرنا انتہائی غلط بات ہے ۔اسلامی حکومت کے خزانہ کی آمدنی کے ذرائع اورمدات معلوم ومتعین ہیں ۔جوکتب فقہ میں بالتفصیل مذکورہیں ۔ان میں کوئی بھی مد اورذریعہ آمدنی ایسا نہیں ہے جوشرعاً مشکوک ومشتبہ ہوچہ جائیکہ حرام اورناجائز ہوپھر ہر ایک مد کا مصرف متعین ہے سربراہ حکومت اوراس کے عمال کویہ حق نہیں ہوتا کہ کسی غلط ذریعہ آمدنی سے بیت المال کوبڑھانے یاغلط اورناجائز جگہ خرچ کرے ۔اور غیر مسلم حکومت کا معاملہ ایسا نہیں ہے یہ جانتے ہوئے ۔بیمہ کمپنی بیمہ دار کواس کی اصل رقم سے جس قدرزائد رقم دے رہی ہے۔بیمہ دار کوعام سرکاری خزانہ سے نہیں مل رہی ہے بلکہ خاص انشورنس کے کاربار کی آمدنی سے مل رہی ہے اوربطور سود کے مل رہی ہے جوشرعاً مال خبیث ہے وہ حکومت کا عطیہ کیوں کرقرار پاسکتی ہے !؟ ویدہ ودانستہ اس مال خبیث کوحکومت کا عطیہ قراردینا اوراس طرح اس کوحدوربوسے خارج سمجھ کراپنے لئے حلال سمجھ لینا نہایت غلط بات ہے حرام چیز کوحلال کرنے کا یہ بھونڈا مکروہ اور مہمل حیلہ ہوگا۔اعاذنا اللہ من ذلک

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب البیوع

صفحہ نمبر355

محدث فتویٰ